از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 31 مارچ، 1995

اے این سہگل و دیگراں

بنام

راج رام شیورن و دیگراں

[کے رامسوامی اور این وینکٹاچالا، جسٹس صاحبان]

توہین

سنیارٹی کا تعین-عدالت عظمیٰ کی طرف سے دی گئی ہدایات-براہِ راست بھرتی شدہ افراد اور ترقی پانے والوں کی آپس میں تقرری ہدایات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کی گئی-قرار پایا کہ ہدایات پر عمل درآمد کرنے کے لیے حکام کی طرف سے کوئی اخلاص نہیں تھا-قرار پایا کہ ترقی شدہ کے حق میں عمل درآمد کو مرتب کیا گیا تھا-غیر قانونی کی اصلاح کے لیے دی گئی ہدایات۔

اس عدالت نے اے این سہگل اور دیگراں بمقابلہ راجے رام شیوران اور دیگراں کے خلاف ضمنی 1 ایس سی سی 304 میں ہریانہ سروس انجینئرز کلاس-I پی ڈبلیو ڈی (روڈز اینڈ بلڈنگز برانچ) قوائد، 1960 کی تشریح کی اور براہ راست بھرتیوں اور ترقی دینے والوں کے درمیان سنیارٹی کا حساب لگانے کے بارے میں ہدایات دیں:(i) درجہ II ملازمت سے ترقی یافتہ افراد ملازمت میں 50 فیصد عہدوں سے زیادہ نہیں ہوں گے اور باقی 50 فیصد صرف اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئرز کے لیے کھلے رکھے جائیں گے جنہیں براہ راست بھرتی کیا گیا تھا لیکن بعد میں وہ ایگزیکٹو انجینئرز کے طور پر ترقی کے اہل اور فٹ پائے گئے تھے۔ اور (ii) براہ راست بھرتیوں کے 50 فیصد کوٹے کے اندر اس عہدے پر قابض ترقی یافتہ افراد کو اس عہدے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے اور وہ براہ راست بھرتی کرنے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

والے کو، حالانکہ بعد میں اس کی ترقی ہوئی ہے، سینئر پیمانے کے عہدوں یعنی ایگزیکٹو انجینئر، سپرنٹنڈنٹ انجینئر اور چیف انجینئر کے لیے جگہ دیں گے۔ جواب دہندگان کو ہدایت کی گئی کہ وہ ان ہدایات کی تعمیل کریں اور اسی کے مطابق کیڈر کی طاقت کا تعین کریں۔ ایسا کرنے میں ان کی ناکامی پر موجودہ توہین عدالت کی درخواست دائر کی گئی ہے۔

عرضی کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: توہین عدالت کی کارروائی کے بعد بھی، جب کہ نوٹس جاری کیا گیا تھا، اگرچہ بار بار وقت لیا گیا تھا، مدعا علیہ نے یہ مشق سست رفتار سے کی ہے۔ یہ حقائق واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ جواب دہندگان نے جان بوجھ کر سنیارٹی لسٹ کو حتمی شکل دینے میں تاخیر کی ہے تاکہ موجودہ ترقی یافتہ افراد کو ملازمت سے سبکدوش ہونے تک فائدہ پہنچایا جا سکے۔ اس تاثر کو فیصلے میں طے شدہ لازمی ٹائم فریم، وقتاً فوقتاً منظور کیے جانے والے احکامات اور جواب دہندگان کی تیار کردہ حتمی فہرست پر ایک سرسری نظر سے تقویت ملتی ہے۔ اس کے باوجود تنصیبات خود ریکارڈ کیے گئے مخصوص اور غیر واضح نتائج اور دی گئی ہدایات کے مطابق نہیں کی گئی ہے۔ ترقی پانے والوں اور براہ راست بھرتیوں کے مقابلے میں کی گئی تنصیبات سے یہ واضح ہے جیسا کہ جواب دہندگان کی تیار کردہ سنیارٹی لسٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ براہ راست بھرتیوں کو دی گئی تنصیبات براہ راست اس عدالت کی طرف سے دی گئی ہدایت کے مطابق ہے۔ اس عدالت کی ہدایت کے مطابق قواعد کے نفاذ میں جواب دہندگان کی طرف سے کوئی ایمانداری نہیں ہے۔ یہ طرز عمل جان بوجھ کر ہے اور اعتراض شدہ کارروائی احکامات کو موڑ دینے کے لیے کی گئی تھی تاکہ ترقی پانے والوں کے حق میں ہو جن کے لیے جواب دہندگان پہلے ہی جدوجہد کر چکے تھے لیکن ہار گئے تھے۔ جواب دہندگان کو حکم کی تاریخ سے ایک ہفتے کے اندر غیر قانونی کو درست کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

اپلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: توہین پٹیشن نمبر۔ 92/39۔

از

دیوانی اپیل نمبر 4094، سال 1984۔

سی ڈبلیو پی نمبر 5371، سال 1981 میں سی ایم نمبر 1458/83 میں پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے 9.7.84 کے فیصلے اور حکم سے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل گزاروں کے لیے جینیندر لال۔

مدعاعلیہان کے لیے مادھو ریڈی، مہابیر سنگھ اور ایس سی پٹیل۔

گوپال سبرامنیم، مس نشا باغچی، اندو ملہوترا ذاتی طور پر ریاستی مداخلت کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اے این سہگل و دیگراں بنام راجے رام شیوران و دیگراں، [1992] ضمیمہ 1 ایس سی سی 304 میں اس عدالت نے ہریانہ سروس آف انجینئرز، درجہ I، پی ڈبلیو ڈی (روڈز اینڈ بلڈنگز برانچ) قوائد، 1960 کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ:-

" قواعد 12(3) اور 12(5) کے مشترکہ پڑھنے پر یہ واضح ہے کہ ایگزیکٹو انجینئر کے عہدے پر اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر کی الاٹمنٹ کا سال، وہ کیلنڈر سال ہو گا جس میں اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر تقرری کا حکم دیا گیا تھا۔ اس طرح ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر ان کی سنیارٹی، قانون کے افسانے کے مطابق، اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر ان کی ابتدائی تقرری کی تاریخ سے متعلق ہو گی اور ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر درجہ II کے افسران کی سنیارٹی کے ساتھ مل کرنا قابل تبدیلی ہے۔ اس طرح جناب آر آر شیوران کی سنیارٹی کی تاریخ 30 اگست 1971 ہو گی۔ ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر ان کی سنیارٹی کا حساب اسی کے مطابق لیا جائے گا۔"

اگرچہ ایگزیکٹو انجینئر کی حیثیت سے مسٹر آر ایس شیوران کی سنیارٹی کا تعین اوپر کے مطابق کیا گیا ہے، لیکن ترقی پانے والوں کے حوالے سے 30 اگست 1971 سے اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ:-

" اس کا پڑھنا قانون سازی کی حرکت پذیری کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے، یعنی، درجہ II ملازمت سے ترقی یافتہ ملازمت میں 50 فیصد عہدوں سے زیادہ نہیں ہوں گے۔ لفظ 'گا' اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ لازمی ہے کہ بقیہ 50 فیصد صرف اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئرز کے لیے کھلے رکھے جائیں جنہیں براہ راست بھرتی کیا گیا تھا لیکن بعد میں وہ ایگزیکٹو انجینئرز کے طور پر ترقی کے لیے اہل اور موزوں پائے گئے تھے۔

فیصلے کے پیراگراف 21 میں، کہ قاعدہ 12 (6) کے ساتھ پڑھے جانے والے قاعدہ 5 (2) کے مشترکہ پڑھنے اور قاعدہ 12 کے ذیلی قاعدہ (3) سے (5) کے عمل سے کیا پتہ چلے گا، واضح کیا گیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھا، یعنی، "براہ راست بھرتی اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر کی حیثیت سے ترتیب کے سال کی تاریخ سے ایگزیکٹو انجینئر کی خدمت کا رکن ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ براہ راست بھرتیوں کے 50 فیصد کوٹے کے اندر اس عہدے پر فائز ترقی یافتہ نے اس عہدے کا کوئی حق حاصل نہیں کیا اور اسے براہ راست بھرتی کو جگہ دینی چاہیے، حالانکہ بعد میں اسے ترقی دی گئی، سینئر پیمانے کے عہدوں پر، یعنی ایگزیکٹو انجینئر، سپرنٹنڈنٹ انجینئر اور چیف انجینئر۔"

یہ بھی قرار دیا گیا کہ:

"اپنے کوٹے کے ساتھ ترقی پر براہ راست بھرتی، اگرچہ بعد میں ترقی یافتہ کو مدت کے درمیان مداخلت کی جاتی ہے اور ترقی یافتہ کی سنیارٹی کو روکتا ہے: تسلسل کی زنجیر کے روابط کو توڑتا ہے اور منظور شدہ ترقی یافتہ زیر غور ملازم سے سبقت لے جاتا ہے۔"

"صرف کوٹے سے باہر کیڈر کے عہدے پر ترقی کے ذریعے باضابطہ تقرری مسلسل تقرری اور جانچ پڑتال کا اعلان پروموٹی کو براہ راست بھرتیوں پر سنیارٹی کا دعوی کرنے کا کوئی حق نہیں دے گا۔

اس بنیاد پر پیراگراف 26 میں مناسب ہدایات دی گئی ہیں، یعنی ضمیمہ 'A' کے ساتھ پڑھے جانے والے قاعدہ 3(2) کے تحت ملازمت کی کیڈر طاقت کا تعین کرنا اور ترتیب کے ہر سال میں عہدوں کو ترقی یافتہ اور براہ راست بھرتی کرنے والوں کو ترتیب کرنا۔ 50 جیسا کہ قاعدہ 12 کے تحت غور کیا گیا ہے جسے 5(2) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور متعلقہ عہدوں پر مستقل بنیادوں پر تقرری کے احکامات جاری کیے جاتے ہیں۔

اس عدالت نے 5 اپریل 1991 کو دو فیصلے دیتے ہوئے حکم دیا کہ جواب دہندگان کو فیصلہ موصول ہونے کی تاریخ سے چار ماہ کے اندر ہدایات پر عمل کرنا چاہیے۔ توہین عدالت کی درخواست 9.1.92 پر دائر کی گئی تھی۔ توسیع کے لیے کوئی وقت نہیں مانگا گیا۔ توہین عدالت کی کارروائی کے بعد بھی، جب کہ نوٹس جاری کیا گیا تھا، اگرچہ بار بار وقت لیا گیا تھا، مدعا علیہ نے اس مشق کو سست رفتار سے کیا ہے۔ یہ حقائق ہمیں واضح طور پر متاثر کرتے ہیں کہ جواب دہندگان نے جان بوجھ کر سنیارٹی فہرست کو حتمی شکل دینے میں تاخیر کی ہے تاکہ موجودہ ترقی یافتہ افراد کو ملازمت سے سبکدوش ہونے تک فائدہ پہنچایا جا سکے۔ یہ تاثر فیصلے میں طے شدہ لازمی ٹائم فریم، وقتاً فوقتاً منظور کیے جانے والے احکامات اور جواب دہندگان کی تیار کردہ حتمی فہرست پر ایک سرسری نظر سے تقویت حاصل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرتا ہے۔اس کے باوجود تَنصِیبات خود ریکارڈ شدہ مخصوص اور غیر واضح نتائج اور اس میں موجود ہدایات کے مطابق نہیں کی گئی ہے۔ترقی پانے والوں اور براہ راست بھرتیوں کے مقابلے میں کی گئی تَنصِیبات سے یہ واضح ہے جیسا کہ جواب دہندگان کی تیار کردہ سنیارٹی فہرست سے ظاہر ہوتا ہے۔مثال کے طور پر، براہ راست بھرتی، ایم کے اگروال کو سیریل نمبر 22 پر ترقی سال 1962 میں دی گئی تھی۔ 11 جنوری 1962 تک کوئی براہ راست بھرتی دستیاب نہیں تھی۔انہیں پہلی بار 11.1.62 پر مقرر کیا گیا تھا۔جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، وہ 1962 سے ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر سمجھے جانے کے حقدار ہیں حالانکہ انہیں 5 سال کی خدمت یعنی 1967 میں ترقی دی گئی تھی کیونکہ اس وقت تک 10 آسامیاں براہ راست بھرتی کے لیے دستیاب تھیں۔یہ صرف خیالی ہے کیونکہ، تسلیم شدہ طور پر، 21 عہدوں پر پروموٹیوں نے قبضہ کیا تھا۔ قاعدہ 12 کے عمل کے نتیجے میں ترقی یافتہ افراد صرف 10 یا 11 عہدوں پر فائز ہونے کے حقدار ہیں۔لہذا، نظریاتی طور پر اس کے ساتھ سلوک کرنے کی ضرورت تھی اور یہ کہ اسے ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر 11.1.62 سے ترقی دی گئی سمجھی جانی چاہیے۔اس کے بجائے انہوں نے انہیں 1966 میں الاٹمنٹ کے سال کے طور پر تَنصِیبات دی ہے۔یہ اس عدالت کی طرف سے دی گئی ہدایت کے سیدھے دانتوں میں چلا گیا ہے۔ آر اے گوئل، اگرچہ پہلے ترقی پا چکے تھے، لیکن انہیں بعد میں ہی ایم کے اگروال کے پاس دستیاب ہونا چاہیے تھا، کیونکہ تمام ترقی پانے والوں نے اپنے کوٹے سے زیادہ جگہوں پر قبضہ کر لیا تھا، یعنی 10 آسامیاں۔

اسی طرح توہین عدالت کے اس معاملے میں درخواست گزار شیوران اور سیریل نمبر 39 پر کھڑے آر کے اگروال بھی اسی غیر قانونی تَنصِیبات کو دہرانے میں مدعاعلیہان کی جانب سے دانستہ کارروائی کو ظاہر کریں گے۔یہ پہلے ہی دیکھا جا چکا ہے کہ شیوران کی سنیارٹی کا تعین ایگزیکٹو انجینئر ہونے کے ناطے بھی 30.8.71 سے کیا گیا تھا۔یہاں وجہ یہ تھی کہ تمام ترقی یافتہ اور براہ راست بھرتیوں کے لیے 5 سال کی ملازمت میں نرمی کی گئی تھی اور براہ راست بھرتیوں کے لیے 50 فیصد کوٹہ نامکمل رہا۔لیکن ایگزیکٹو انجینئر کی حیثیت سے ان کی سنیارٹی 8 اکتوبر 1973 دی گئی ہے۔اسی طرح ترقی پانے والوں اور براہ راست بھرتیوں کے درمیان تَنصِیبات کرتے ہوئے، الاٹمنٹ کا سال آر کے اگروال کو 1966 کے طور پر مرتب کیا گیا ہے۔اسے 1.1.72 سے اثر کے ساتھ تَنصِیبات دیا گیا۔لیکن ترتیب کا سال 1966 تھا جس سال ترقی یافتہ 50 فیصد کوٹے سے زیادہ تھے اور انہوں نے شیوران کو سیریل نمبر 44 پر دھکیل دیا۔ترقی پانے والوں کے کوٹے کے اندر عہدوں کی دستیابی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تسلیم شدہ طور پر 1.1.72 تھی۔ اگرچہ ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر ترتیب کا سال شیوران کو 8.10.73 کے طور پر دیا گیا تھا لیکن اگروال کو، اسے 10 جولائی 1972 کے طور پر دیا گیا تھا جو ظاہر ہے کہ غیر قانونی ہے اور اس فیصلے میں اس عدالت کی تشریح کے مطابق قواعد کے بالکل برعکس تھا۔ یہ کارروائی ظاہر کرتی ہے کہ اس عدالت کی ہدایت کے مطابق قواعد کے نفاذ میں جواب دہندگان کی طرف سے کوئی ایمانداری نہیں ہے۔ یہ طرز عمل جان بوجھ کر ہے اور اعتراض شدہ کارروائی احکامات کو موڑ دینے کے لیے کی گئی تھی تاکہ ترقی پانے والوں کے حق میں ہو جن کے لیے جواب دہندگان پہلے ہی جدوجہد کر چکے تھے لیکن ہار گئے تھے۔

لہذا، جواب دہندگان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس غیر قانونی حیثیت کو درست کریں جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے اور ایک ہفتے کے اندر اصلاح شدہ حکم جاری کریں۔ توہین عدالت پر مناسب احکامات حاصل کرنے کے لیے متعلقہ افسر کو اس دن حاضر ہونا چاہیے۔

معاملہ کو 7.4.95 کو سماعت کے لئے مقرر کیا جائے۔

درخواست نمٹادی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document